فون نمبر ۹م

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۳/۱۸ | ۴ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۸۴ ھ ۴ نومبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۵۶ |
|---|---|---|

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ نزلہ کی کچھ تکلیف ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

# تحریکِ جدید کے سالِ نو کیلئے

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

## اشاعتِ اسلام کیلئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیوں کا مطالبہ

تحریکِ جدید کے دفتر اول کے اکتیسویں اور دفتر دوم کے اکیسویں سال کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی علالت کے باوجود جماعت کے نام ایک روح پرور پیغام ارشاد فرمایا ہے جو افرادِ جماعت کے ازدیادِ ایمان و عمل کیلئے ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادران۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

تحریکِ جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ دوست قربانی کریں اور پچھلے سال سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کی مدد کرے۔ آمین والسلام

خاکسار:۔ دستخط (مرزا محمود احمد) خلیفۃ المسیح الثانی

---

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام قارئین الفضل تک پہنچا کر میں درخواست کرونگا کہ ہر جماعت کے عہدہ داران مالی قربانی کے وعدے اوّلین موقعہ پر مرکز میں پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق امسال وعدے کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے ایسے شاندار ہونے چاہئیں کہ گزشتہ سالوں کے تمام ریکارڈ مات ہو جائیں اور ہم اشاعتِ اسلام کے مقدس فریضہ کو پہلے کی نسبت کہیں زیادہ عمدگی اور زیادہ وسیع پیمانے پر بجا لائیں یہاں تک کہ تمام روئے زمین پر اسلام ہی کو غلبہ حاصل ہو جائے۔

خاکسار:۔ دستخط (مرزا مبارک احمد) وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

---

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

# خطبہ جمعہ

# چندۂ تحریکِ جدید میں زیادہ سے زیادہ وعدے لکھاؤ۔ انہیں جلد پورا کرو اور سب لوگوں کو اس میں شامل کرنے کی کوشش کرو

## اللہ تعالیٰ تمہیں بڑھانا چاہتا ہے اس لئے تمہیں اپنی قربانی بھی ہر قدم پر بڑھانی پڑے گی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳۔ دسمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
مَیں نے گزشتہ جمعہ یہ اعلان تو کر دیا تھا گزشتہ سال میں احباب تحریکِ جدید کی طرف زیادہ توجہ کریں اور پہلے سالوں سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائیں لیکن دو تین باتیں ایسی ہیں جن کی طرف مَیں آج جماعت کو

### توجہ دلانا چاہتا ہوں

ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے مقصد میں کامیاب ہونا ہے تو ہمارے کام نے ہر سال بڑھنا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے گزشتہ ارادوں، امیدوں اور پروگراموں کو پورا نہ کیا تو آئندہ ان کے پورا کرنے کی امید کم ہی کی جا سکتی ہے۔ سب سے پہلے مَیں اس بات کو لیتا ہوں کہ ہمیں اپنے بڑھنے کا خیال رکھنا چاہیئے اور یہ بات کبھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کہ جو کام ہم نے شروع کیا ہے اگر یہ ترقی کی طرف مائل ہے تو لازمًا وہ بڑھے گا۔ اگر ہم صرف اس بات پر کفایت کریں کہ جس طرح ہم پہلے تھے آئندہ بھی ہم اسی طرح رہیں گے۔ ہم بڑھیں گے نہیں تو یہ امر ہماری جماعت کے بڑھاپے پر تو دلالت کر سکتا ہے اس کی جوانی پر دلالت نہیں کر سکتا۔

### انسان کے اوپر

### تین قسم کے دَور

آتے ہیں۔ پہلا دور انسان کے پیدا ہونے اور اس کے ترقی کرنے کا دور ہوتا ہے۔ اس دور میں ہمیشہ آج کی حالت کل کی حالت سے بہتر ہو گی۔ اور آج کی ذمہ داریاں کل سے زیادہ ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج سے ہم جسمانی طور پر ۲۴ گھنٹے مراد نہیں لے سکتے۔ انسانی زندگی کی بڑھوتی میں بعض دفعہ ایک دن چھ ماہ کا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک سال کا ہوتا ہے اور بعض دفعہ پندرہ یا بیس سال کا ہوتا ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی میں بعض تغیرات ایسے ہوتے ہیں جو تین چار ماہ کے عرصہ میں ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بچپن کی عمر میں پہلا تغیر انسان کے اندر بولنے چلنے اور دانت نکالنے کا ہوتا ہے۔ ان سارے تغیرات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک محدود وقت میں ہونے لگ جاتے ہیں۔ بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جو پہلے بولنے لگ جاتے ہیں اور بعض بچے پہلے چلنے لگ جاتے ہیں۔ ایک غریب سے غریب گھر میں بھی جو بچوں کیلئے گڑیاں بھی نہیں خرید سکتا بچہ غوں غوں کرتا ہے تو دوسرے بچے شور مچا دیتے ہیں کہ ننھا غوں غوں کر رہا ہے یا وہ سر اٹھانے لگ جاتا ہے تو دوسرے بچے شور مچا دیتے ہیں کہ آج ننھا سر اٹھا رہا ہے۔ انہیں

### سارے تغیرات

نظر آتے ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے۔ ہم کہتے ہیں کہ فلاں پیدا ہوا اور جوان ہو گیا۔ درمیانی تغیرات کا علم ہمیں نہیں ہوتا لیکن ارد گرد کے رہنے والے اس کے معمولی معمولی تغیرات کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ مثلاً بچہ غوں غوں کرتا ہے تو ارد گرد والے کہتے ہیں ننھا غوں غوں کر رہا ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کل تک اسنے غوں غوں نہیں کیا تھا یا اگر بچہ منہ میں انگوٹھا ڈالتا ہے تو اسکے قریب رہنے والے کہتے ہیں ننھے نے اپنا انگوٹھا منہ میں ڈالا ہے۔

### اس کا مطلب یہ ہوتا ہے

کہ یہ ترقی اسنے آج کی ہے کل تک اسنے منہ میں انگوٹھا نہیں ڈالا تھا۔ پھر ایک اور زمانہ آتا ہے جب بچہ اپنا سر اٹھانے لگ جاتا ہے۔ ارد گرد والے اسکے اس تغیر کو بھی محسوس کرتے ہیں جس وقت بچے کے اعصاب مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہ لوگوں کو ارد گرد چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ بھی اپنی گردن اونچی کرتا ہے اور قریب کھیلنے والے بچے شور مچاتے ہیں کہ آج ننھے نے گردن سیدھی کی ہے۔ اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ آج سے قبل اسنے ایسا نہیں کیا تھا۔ یہ ترقی اسنے آج کی ہے پھر بچہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ بیٹھنے لگ جاتا ہے اور اپنی کمر ایک حد تک سیدھی کر لیتا ہے تو بچے شور مچاتے ہیں کہ ننھا بیٹھ گیا ہے۔ اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اسنے یہ ترقی آج کی ہے، پھر ان تغیرات کے ساتھ ساتھ

### حالات میں بھی تغیر

ہوتا ہے۔ جب بچہ اتنی چھوٹی عمر کا ہوتا ہے کہ وہ صرف چارپائی پر لیٹا رہے تو ماں کو چوبیس گھنٹے اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اور یہ خیال بھی صرف اس حد تک ہوتا ہے جس حد تک بچے کے لیٹنے کا سوال ہوتا ہے۔ پھر بچہ کچھ بڑا ہو جاتا ہے اور اپنے منہ میں انگوٹھا ڈالنے لگ جاتا ہے۔ تو جن لوگوں کو توفیق ہوتی ہے وہ اپنے بچوں کو چوسنی لے دیتے ہیں تا وہ اسے مسوڑھوں کے نیچے دباتا رہے۔ انگوٹھا چوسنے کی خواہش طبعی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت مسوڑھوں میں خارش پیدا ہوتی ہے اور انگوٹھا چوسنا یا چوسنی منہ میں رکھنا دانتوں کے نکلنے اور ان کے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ اب یہ چوسنی کا خرچ زائد ہو جاتا ہے پہلے یہ خرچ نہیں ہوتا تھا۔ پھر بچہ اور بڑا ہوتا ہے۔ مثلاً وہ سر اٹھانے لگ جاتا ہے تو

### تکیوں کی

ضرورت پیش آتی ہے تا اسکو سر اٹھانے میں تکلیف نہ ہو۔ تکیہ رکھ کر اسکے سر کو بلند کر دیا جاتا ہے اور اس طرح سر اٹھانے میں اسے سہولت ہو جاتی ہے پھر اس سے بڑا ہوتا ہے تو گدیلوں اور تکیوں کی ضرورت ہوتی ہے تا بچہ بیٹھنے لگ جائے اور جب بچہ اور بڑا ہوتا ہے تو گھر والے اسے ایک دو پہیے کی گاڑی بنوا دیتے ہیں جو بوجھ پڑنے پر آگے چلنے لگ جاتی ہے تا کہ اس طرح اسے اپنے پاؤں ہلانے اور چلنے کی عادت پڑے۔ اسکے بعد وہ اور بڑا ہوتا ہے تو اسکے

### لباس کا خیال

رکھا جاتا ہے۔ ماں باپ سمجھتے ہیں کہ اب اسے پاجامہ سلوار یا تہ بند بنا دینا چاہیئے۔ سردیوں میں جراب کا استعمال شروع کر دیا جاتا ہے۔ پھر ایک زمانہ بڑھنے کا ایسا آتا ہے جب ہر چھ ماہ کے بعد

### پہلا لباس

چھوٹا ہو جاتا ہے۔ جن گھروں میں بچے زیادہ ہوتے ہیں وہ عمومًا اس قسم کے کپڑے سنبھال کر رکھ لیتے ہیں تا دوسرے بچوں کے کام آئیں۔ قومی ترقیات بھی اسی طرح چلتی ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک قوم ایک دن میں ہی پیدا ہوئی اور پروان چڑھی ہو۔

### قرآنِ کریم سے پتہ لگتا ہے

کہ نئی مذہبی قوم اس وقت کھڑی کی جاتی ہے جب دنیا میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جیسے فرمایا ظھر الفساد فی البرّ و البحر یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس وقت برّ و بحر میں فساد پیدا ہو گیا تھا۔ اور یہی حالت ہمیشہ انبیاء کی بعثت کے وقت رہی ہے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہٖ

یستھزء ون کہ جب بھی کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے تو اسکے خیالات چونکہ رائج الوقت خیالات سے مختلف ہوتے ہیں اور لوگوں کو وہ مجنونانہ باتیں معلوم ہوتی ہیں اسلئے لوگ ان پر مذاق اڑاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بھلا کوئی شخص اسکی باتوں کو معقول سمجھ سکتا ہے۔ غرض کوئی نئی جماعت خصوصاً الٰہی جماعت اسی وقت بنتی ہے جب

## زمانہ میں فساد اور خرابی

پیدا ہو جائے۔ اور جب فساد اور خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو کوئی قوم یکدم نہیں بن سکتی بلکہ اسپر ایک وقت لگتا ہے۔ آخر جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی رسول ایسا نہیں آتا جس پر اس زمانہ کے لوگ استہزاء نہیں کرتے تو ظاہر ہے کہ مذاق کسی بڑی قوم کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دو لاکھ میں سے لاکھ ڈیڑھ لاکھ ہو جاتا --- یا دو کروڑ میں سے ایک کروڑ یا ڈیڑھ کروڑ لوگ ہو جاتے تو باقی لوگوں میں اتنی ہمت ہی کہاں ہو سکتی تھی کہ وہ ان پر استہزاء کرتے مذاق اسی لئے کیا جاتا ہے کہ وہ قوم دوسروں سے چھوٹی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کو لوگ شرذمۃ قلیلون کہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چند لوگ ہیں جو ترقی اور بیداری کی خواہش دیکھ رہے ہیں جن مقاصد کو یہ لوگ پیش کر رہے ہیں ان کے لئے تو ایک مضبوط قوم کی ضرورت ہے۔ یہ چند آدمی اس کام کو کس طرح کر سکتے ہیں۔ غرض

## انبیاءؑ کی جماعتیں

ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو انکی تعداد اتنی قلیل ہوتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض انبیاءؑ کو صرف ایک ایک شخص نے مانا۔ اب اس ایک شخص کا دوسرے لوگوں پر کیا رعب پڑ سکتا تھا۔ بعد میں یہ جماعتیں آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کرتی ہیں اور ان کے افراد ایک سے دو۔ دو سے تین اور تین سے چار ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ سب سے زیادہ محفوظ تاریخ اور کسی نبی کی نہیں۔ حضرت نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی تاریخیں کسی حد تک محفوظ ہیں لیکن زیادہ تر قابل اعتبار وہی حالات ہیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ باقی تاریخ زیادہ روشن نہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایسی ہے جو ایک

## کھلی کتاب کی طرح ہے

جس طرح آپ کو سورہ فاتحہ ملی جو کھلے مضامین رکھنے والی ہے۔ اسی طرح آپؐ کو زندگی بھی وہ ملی جو کھلی کتاب کے طور پر تھی۔ آپؐ نے بیویوں سے پیار کیا تو وہ بھی تاریخ میں موجود ہے۔ آپؐ نے تھوکا ہنا یا۔ وضو کیا، پیشاب کیا۔ پانی پیا یا کھانا کھایا تو وہ بھی تاریخ میں محفوظ چلا آتا ہے۔ غرض آپ کی

تاریخ بھی فاتحہ ہے اور آپؐ کی زندگی بھی فاتحہ ہے دشمن اگر اعتراض کرتا ہے تو ہم اسے کہتے ہیں کہ تم اس لئے اعتراض کرتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کھلی کتاب کے طور پر ہے۔ اگر آپؐ کی زندگی بھی حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زندگی کی طرح بند کتاب کی طرح ہوتی تو تمہیں اعتراض کرنے کا موقع میسر نہ آتا۔ پس آپؐ کی زندگی پر اعتراضات کی کثرت اس بات کی علامت نہیں کہ آپؐ پر دوسرے انبیاءؑ کی نسبت زیادہ اعتراضات ہوئے ہیں بلکہ

## اس بات کی علامت ہے

کہ آپؐ کی زندگی ایک کھلی کتاب کے طور پر ہے۔ ایک عورت نے برقعہ پہنا ہو تو اسکے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسکے چہرہ پر برص ہے یا نہیں۔ یا وہ کیلوں سے بھرا ہوا ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسکی ایک آنکھ ہے یا نہیں۔ یا وہ بھینگی ہے یا نہیں لیکن اگر کسی کا چہرہ کھلا ہو تو لوگ اسپر کئی اعتراضات کر سکتے ہیں لیکن ہم اس کا مقابلہ ایک برقعہ پوش عورت سے نہیں کر سکتے یعنی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں برقعہ پوش عورت کے مقابلہ میں اس غیر برقعہ پوش عورت پر زیادہ اعتراضات ہوئے ہیں۔ اگر کوئی غیر برقعہ پوش عورت کا مقابلہ برقعہ پوش عورت سے کرتا ہے تو وہ پاگل ہے۔ اسی طرح ہم کہیں گے کہ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال دوسرے انبیاءؑ کے مقابلہ میں ایسی ہی ہے جیسے ایک غیر برقعہ پوش عورت کی مثال برقعہ پوش عورت کے مقابلہ میں ہوتی ہے آپؐ کی زندگی سورج کی طرح ہے اس کا ہر پہلو نظر آ سکتا ہے لیکن دوسرے انبیاءؑ کی زندگیاں بند کتاب کے طور پر ہیں۔ پس آپؐ کی زندگی

## ہمارے لئے ایک نمونہ

ہے۔ جب آپؐ نے دعویٰ فرمایا تو ابتداء میں صرف ایک شخص (یعنی حضرت ابوبکرؓ) آپؐ پر ایمان لایا۔ وہ لوگ جنہوں نے بعد میں اسلام میں بڑے بڑے درجات حاصل کئے ان میں بھی بعض ایسے تھے جنہوں نے ابتدائی زمانہ میں آپؐ کی سخت مخالفت کی۔ مثلاً خلافت کے زمانہ میں سے سب سے زیادہ روشن زمانہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا ہے لیکن آپ بھی ایک عرصہ تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ پھر آپؐ کے زمانہ میں بھی اور آپؐ کے بعد بھی

## بہترین اسلامی کمانڈر۔

خالد بن ولیدؓ تھے۔ لیکن آپ بھی ہجرت کے بعد چھ سال تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جنگ کرتے رہے۔ پھر جب خلافت میں تنزل آیا تو اسکی گری ہوئی عمارت کو سنبھالنے والے معاویہؓ تھے لیکن آپ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری عمر میں ایمان لائے تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی میں صرف ۸۰۔۹۰ آدمی آپ پر ایمان لائے تھے بعض کے نزدیک ان کی تعداد ۲۰۰۔۳۰۰ تک تھی اب دیکھو ایک شخص جو ۱۳ سال تک یہ دعویٰ کرتا رہا کہ وہ ساری دنیا کو فتح کر لے گا۔ وہ یہ اعلان کرتا رہا کہ اسکی جماعت آخر غالب آئیگی اور اسکی پیشکردہ تعلیم دوسری سب تعلیموں پر غالب آئیگی۔ اسکی جماعت میں اگر ۱۳ سال کے لمبے عرصہ میں ۲۰۰ یا ۳۰۰ آدمی داخل ہو گئے تو بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ یہ ایسی چیز نہیں جسکے ذریعہ دنیا کو فتح کیا جا سکے ہاں ایک چیز ضرور تھی اور الٰہی انبیاءؑ کی

## سچائی کی علامت

ہوا کرتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

نصرت بالرعب مسیرۃ شھر

یعنی جہاں ایک مسافر ایک ماہ میں پہنچ سکتا ہے وہاں تک خدا تعالیٰ نے میرا رعب پہنچا دیا ہے چنانچہ آپؐ کے ابتدائی ۱۳ سالوں میں ہی آپکی آواز حبشہ، نجد اور اردگرد کے علاقہ میں پہنچ گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھ لو۔ آپؑ کے ماننے والے ابھی ابتداء میں ۵۰۔۶۰ ہی تھے لیکن سارے ہندوستان میں ایک شور مچ گیا تھا۔ مکہ تک سے کفر کے فتوے آ گئے تھے۔ حالانکہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ آپؑ کے ماننے والے پچاس ساٹھ کی تعداد میں تھے اس سے گھبرانے کی کونسی وجہ تھی۔ اسکی صرف ایک ہی وجہ تھی کہ شیر کا بچہ پہلے دن بھی شیر کا بچہ ہوتا ہے اور بھیڑ کا بچہ سو سال کے بعد بھی بھیڑ کا ہی بچہ ہوتا ہے۔ لوگوں کو اس قلیل جماعت میں بھی

## ایک شان نظر آتی تھی

اس لئے دوسرے لوگ اسکے مخالف ہو گئے۔ ایک دفعہ ایک مدعی نبوت نے مجھے لکھا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ میں نے آپ کو اتنے خطوط لکھے ہیں اور اتنے رسالے بھیجے ہیں لیکن آپ نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کم سے کم انکی تردید تو کر دیں میں یہ نہیں کہتا کہ آپ مجھے مان لیں لیکن اس قدر تو کر لیں کہ انکی تردید کر دیں۔ میں نے سمجھا کہ اب اس خط کا جواب مجھے ضرور دینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اسے لکھا کہ یہ تردید بھی قسمت والوں کو میسر آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو آپ نے دعویٰ کیا تو سارے لوگ آپ کے خلاف کھڑے ہو گئے لیکن ہم تمہاری کتابوں اور رسالوں کی تردید بھی نہیں کرتے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ تمہارے ساتھ خدا تعالیٰ نہیں۔ لوگ کہتے ہیں

## ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

جب کوئی تعلیم پھیلنے والی ہوتی ہے تو اس میں جامعیت پائی جاتی ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس تعلیم میں وہ خوبیاں موجود ہیں جو دوسرے

لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیں گی۔ لیکن جس تعلیم میں یہ خوبیاں موجود نہ ہوں اور اس میں جامعیت نہ پائی جاتی ہو تو لوگ سمجھتے ہیں یہ ردّی چیز ہے اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں فرض کرو ایک آدمی ایک انچ کی دھجی اعلیٰ قسم کی ریشم کی لے آئے تو کیا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ وہ اس سے قمیص تیار کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی خاص مسئلہ لے کر کھڑا ہو جائے یا کسی اقتصادی نکتہ کے متعلق اپنی تعلیم پیش کرے۔ تو چاہے وہ کتنا ہی اعلیٰ ہو وہ مذہب نہیں کہلا سکتا۔ اعلیٰ قسم کا مذہب وہی ہو سکتا ہے جس سے زندگی کے ہر شعبہ میں ہدایت ملتی ہو۔ اگر کوئی مذہب

## زندگی کے ہر شعبہ میں ہدایت

نہیں دے سکتا تو لوگ اسے قبول نہیں کر سکتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لوگوں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ آپ کی باتیں مولویوں والی نہیں۔ مولوی ایک بات لے لیتے ہیں اور اس پر سارا زور لگا دیتے ہیں۔ مثلاً بعض اس بات پر ہی سارا زور لگا دیں گے کہ کوا حلال ہے یا نہیں۔ اب اگر کوا حلال ثابت ہو جائے اور لوگ اسے کھانا شروع کر دیں۔ تب بھی اس سے کیا ہوگا۔ لیکن آپ نے وہ تعلیم پیش کی جس میں زندگی کے ہر شعبہ میں ہدایت ملتی تھی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور

## قرآن کریم کے پیش فرمودہ اصول

کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس لئے ہر شخص نے یہ سمجھ لیا کہ اب لوگ اس تعلیم کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پہلوں کے پاس نہ دونیاں ہیں نہ چونیاں ہیں نہ اٹھنیاں ہیں نہ روپے اور نوٹ ہیں۔ پھر انہیں صراف کیسے کہا جا سکتا ہے۔ صراف کے پاس ضروری ہے کہ اس کے پاس دونیاں، چونیاں، اٹھنیاں، روپے وغیرہ موجود ہوں۔ اس کے پاس نوٹ ہوں اشرفیاں ہوں۔ صرف چند پیسے پاس ہونے سے اسے صراف نہیں کہا جا سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں آئے تو ابتدائی ۱۳ سالوں میں ۸۰۔۹۰ یا بعض روایات کے مطابق ۲۰۰،۳۰۰ لوگ آپ پر ایمان لائے۔ لیکن آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تھی۔ حبشہ اور نجد تک آپ کی تعلیم پہنچ چکی تھی اور امراء، رؤسا، فقہاء اور بادشاہوں نے آپ کی طرف توجہ شروع کر دی تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ لو آپ کے

## ماننے والوں کی تعداد

ابتداء میں ۵۰۔۰ ۱۲۰۰ لیکن آپ کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔ ابھی [illegible] جن لوگوں نے دعوے کیا ان کو اپنے علاقہ

سے باہر کوئی جاتا ہی نہیں تھا۔ اس قسم کے لوگوں کو خواہ ۵۰-۶۰ مان بھی لیں۔ ان کے متعلق لوگ یہ احساس بھی نہیں کرتے۔ کہ وہ دنیا میں کوئی تغیر پیدا کرلیں گے۔ یہ لوگ روزانہ لکھتے ہیں کہ اب قیامت آجائے گی۔ لیکن عملی طور پر ایک چارپائی بھی نہیں ہلتی۔ اور دنیا میں کوئی

## حقیقی یا شہرت تغیر

پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بھی ثبوت ہے اس بات کا کہ ان کی مثال بھیڑیے کے چمڑے میں بھیڑ کی سی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے اگرچہ تھوڑے تھے۔ لیکن لوگوں میں ان کی وجہ سے گھبراہٹ بہت زیادہ تھی۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کی تعلیم دنیا کو کھا جائے گی۔ اسی طرح ہماری جماعت کو دیکھ لو۔ مخالف بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ عوام کو بھڑکاتے ہیں فتوے دیتے ہیں۔ لیکن دنیا ڈرتی ہم سے ہی ہے۔ اگرچہ ہم انہیں تسلیاں دیتے ہیں اور یہ کہتے کہتے تھک جاتے ہیں کہ ہم تمہارے دشمن نہیں تمہارے خیرخواہ ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ تسلی اور اطمینان نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ تعلیم اس قسم کی ہے کہ جہاں بھی جائے گی لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور اگر ہمارے اردگرد کے لوگوں نے ان کی باتیں سن لیں تو وہ ہمیں چھوڑ کر اس تعلیم کو قبول کرلیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے اسلام پر ہر طرف سے اعتراضات ہو رہے تھے۔ کیا یہودیت اور عیسائیت اور کیا ہندو مذہب ہر ایک کے ماننے والے

## اسلام پر حملہ آور

ہو رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کا مقابلہ کیا۔ مسلمانوں نے بھی آپ کی مخالفت کی اور یہ نہ سمجھا کہ آپ ان کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن اب ہماری یہ حالت ہے کہ کوئی مائی کا بچہ ایسا نہیں جو اسلام پر اعتراض کرسکے اور پھر اس کا جواب نہ دیا جاسکے۔ پس تم نے ترقی کی طرف ایک قدم اٹھایا ہے۔ بیج تمہارے پاس ہے جو بویا گیا ہے۔ اور پھر وہ زمانہ تمہیں ملا ہے جس میں تمہاری ترقی لازمی ہے۔ جس طرح پانچ چھ سال کا بچہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے بڑھنا نہیں باوجود اس کے کہ اس کا ارادہ شامل نہیں ہوتا پھر بھی وہ بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر

## ایسی روح پیدا کردی ہے

کہ تم نے بہرحال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہوسکتا کہ ۵-۶ سال کے بچہ کا لباس ۸-۹ سال کی عمر کے بچہ کو پورا آسکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کروگے۔ جب تک تم اپنے چندے کو پہلے سال سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم

## چندہ دینے والوں کی تعداد

ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے۔ تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہوگا۔ اگر کوئی لمبا شخص کسی چھوٹے بچے کا لباس پہننا چاہے تو اول تو وہ پہنتے پہنتے پھٹ جائے گا۔ اور اگر وہ کسی طرح اس کو پہن بھی لے۔ تو وہ صرف ناف تک یا اس کے اوپر تک آئے گا۔ باقی جسم ننگا رہ جائے گا۔ اسی طرح تمہارے ساتھ ہوگا۔ اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو۔ تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔

## تمہارا کام

آج ہر قوم کے سامنے ہے۔ جس طرح ایک کرتا قد کے برابر نہ ہو۔ تو وہ ہر شخص کو برا نظر آتا ہے۔ اسی طرح اگر تمہاری قربانی اور تمہارے چندے تمہارے کام کی نسبت تھوڑے ہوں گے تو تمہارا یہ عیب ہر شخص کو نظر آئے گا۔ کوئٹہ میں ایک فوجی افسر میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا میں ایک جگہ پر گیا۔ وہاں آپ کی جماعت کا ایک مبلغ تھا۔ اور وہ بہت اچھا کام کر رہا تھا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے نہ اسے اچھا لباس میسر تھا اور نہ اچھا کھانا ملتا تھا۔ اور اسے ہر بڑے شخص سے ملنا پڑتا تھا۔ اگر آپ اسے اچھا لباس مہیا نہیں کرسکتے اور اسے اچھا کھانا نہیں دے سکتے۔ تو وہ تبلیغ کا کام کیسے کرے گا۔ ایک شخص نے مجھے اس سے پہلے بھی لکھا تھا شاید یہ وہی شخص تھا جو بعد میں مجھے کوئٹہ میں ملا۔ کہ میں سنگاپور سے آیا ہوں وہاں آپ کے مبلغ کام کرتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ انہیں

## اچھا کھانا اور اچھا لباس

نہیں مل رہا۔ وہ فقیروں کی طرح رہتے ہیں۔ میں احمدی تو نہیں لیکن ان کی حالت دیکھ کر اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ آپ کو توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اگر آپ وہاں کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو اپنے مبلغوں کو اچھا کھانا اور اچھا لباس تو مہیا کریں۔ اس شکایت کرنے والے دوست کو تو ہمارے مبلغین کا ظاہری لباس اور ظاہری کھانا نظر آیا اور مجھے یہ فکر ہے کہ ہم اپنے مبلغین کو باطنی کھانا بھی مہیا نہیں کر رہے۔ ہمارے ہر مبلغ کے پاس سینکڑوں کتابوں پر مشتمل ایک لائبریری ہونی چاہیئے تاکہ وہ ایک وقت میں سو دو سو آدمیوں کو

## مطالعہ کے لئے کتب

دے سکے بلکہ پوری طرح توجہ دلانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پاس ایک ایک کتاب کے دس دس پندرہ پندرہ نسخے ہوں۔ تا ایک ہی وقت میں ایک کتاب سے ایک سے زیادہ آدمی فائدہ اٹھاسکیں۔ اگر ہر مشن میں سو کتابیں ہوں اور ان کے پندرہ پندرہ نسخے ہوں تو پندرہ سو کتاب تو یہی بن جاتی ہے۔ پھر کئی لوگ ایسے آجاتے ہیں جو تفسیر۔ حدیث یا کسی اور مضمون کی کتاب لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم صحیح طور پر کام کرنا چاہتے ہیں تو

## ہمارے لئے ضروری ہے

کہ ہمارے ہر مبلغ کے پاس دو تین ہزار کتب کی لائبریری ہو۔ جو شخص ملنے کے لئے آتا ہے وہ زیادہ سے زیادہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھے گا۔ اور باتیں سنے گا اور پھر چلا جائے گا۔ لیکن اگر ہم اسے کتاب دے دیں۔ تو گھر میں بھی اسے پڑھتا رہے گا۔ اور اس طرح تبلیغ سے وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاسکے گا۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے کہ

## سرحد کے ایک رئیس

خان فقیر محمد خان صاحب آف چارسدہ مرحوم اگزیکٹو انجینئر (بعد میں وہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر ہوگئے) ایک دفعہ مجھے دہلی میں ملے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے بھائی محمد اکرم خان صاحب احمد کا ایں میں سیر کے لئے انگلستان جا رہا ہوں۔ انہوں نے چلتے چلتے بعض کتابیں میرے ٹرنک میں رکھ دی ہیں۔ میری ایک لڑکی کی منگنی ان کے لڑکے سے ہوئی ہے۔ ویسے بھی مجھے ان کا بڑا ادب ہے۔ کہ وہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ میں نے انہیں کہا۔ آپ نے کیا کیا ہے۔ میں تو سیر کے لئے جا رہا ہوں ان کتابوں کو پڑھنے کا کہاں موقعہ ملےگا۔ مگر وہ مانے نہیں اور کہا کہیں خیال آیا تو انہیں پڑھ لینا۔ میں نے کہا اچھا رکھ دو۔ ولایت جاکر انہوں نے مجھے ایک چٹھی لکھی۔ اس کے شروع میں یہ لکھا تھا کہ شاید آپ مجھے نہ پہچانیں میں اپنی پہچان کے لئے لکھتا ہوں کہ میں وہ ہوں جو آج سے تین ماہ پہلے آپ سے دہلی کے شاہی قلعہ میں ملا تھا۔ اور میں نے آپ سے کہا تھا کہ ہماری دو والدہ تھیں۔ اور ہر ایک والدہ سے ہم دو دو بھائی ہیں ان میں سے ایک ایک ہم نے آپکو دے دیا ہے اور ایک ایک غیر احمدیوں کو دے دیا ہے۔ اس طرح ہم نے پورا پورا انصاف کیا ہے۔ روپیہ میں سے اٹھنی آپکو دے دی ہے اور اٹھنی دوسرے مسلمانوں کو اور آپ نے بھی مذاقاً یہ کہا تھا کہ ہم تو اٹھنی پر راضی نہیں ہوا کرتے ہم تو پورا روپیہ لے کر چھوڑا کرتے ہیں۔ سو اب میں ایک اور چونی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اور اپنے آپکو آپ کی بیعت میں شامل کرتا ہوں۔ انہوں نے لکھا۔

میں نے آپ کو بتایا تھا۔ کہ میرے بھائی محمد اکرم خان صاحب نے کچھ کتابیں میرے ٹرنک میں رکھ دی تھیں۔ ہم پٹھان ہیں۔ ہم میں

## اسلام کی خدمت کا جوش

ہوتا ہے۔ چاہے ہمیں کچھ آئے یا نہ آئے۔ ہمارا ارادہ ضرور ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی کافر کو ماریں وہی جوش مجھ میں بھی تھا۔ جب میں انگلستان پہنچا۔ اور میں نے یہاں مختلف مقامات کی سیر کرنی شروع کی تو چونکہ میں گورنمنٹ کا ایک عہدیدار تھا۔ اس لئے مجھے بعض اداروں کے دیکھنے کا موقع بھی ملا۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے ایک کارتوس کے مقابلہ میں ان کے پاس لاکھوں بلکہ کروڑوں کارتوس اور ایک بندوق کے مقابلہ میں لاکھوں بندوقیں ہیں۔ اور طرح طرح کے ترقی یافتہ ہتھیار ہیں۔ ہمارے ہاں طیاروں کا نام و نشان نہیں لیکن ان کے پاس بڑی تعداد میں طیارے ہیں۔ پھر اس ملک کے کارخانوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ یورپ کی اس

## ترقی کو دیکھکر

میرے دل میں مایوسی پیدا ہوئی۔ اور یقین ہوگیا۔ کہ اب اسلام دنیا پر غالب نہیں آسکتا۔ اپنی اس کمزوری اور بے بسی کے ہوتے ہوئے ہم اتنے بڑے ترقی یافتہ دشمن کا مقابلہ کس طرح کریں گے۔ تلوار سے مارنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ دوسرا شخص کمزور اور نہتہ ہو لیکن یہاں تو یہ ہے۔ کہ ہم کمزور اور نہتے ہیں۔ اور دشمن ہم سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہے۔ میری حالت پاگلوں کی سی ہوگئی۔ شام کو گھر آیا۔ تو مایوسی کی حالت میں میں نے گھر والوں سے کہا۔ کہ محمد اکرم خان نے بعض کتب میرے ٹرنک میں رکھی تھیں وہ دو۔ شاید ان سے مجھے تسلی مل سکے۔ اتفاق سے آپ کی کتاب

## دعوت الامیر

میرے ہاتھ آئی۔ اس کے ابتداء میں اتفاقاً یہی مضمون بیان کیا گیا ہے کہ اسلام جب شروع ہوا۔ تو اس کے متعلق کوئی شخص یہ امید نہیں کرسکتا تھا۔ کہ جیت سکے گا لیکن ان مخالف حالات کے باوجود

## اسلام جیت گیا

پھر جب اسلام جیت گیا۔ تو کوئی شخص یہ خیال نہیں کرسکتا تھا۔ کہ یہ گرے گا۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی پیشگوئیاں ایسی موجود تھیں۔ کہ اسلام پر ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب اس کے پاس مقابلہ کی کوئی صورت باقی نہ رہے گی۔ چنانچہ وہی ہوا جسکا پیشگوئیوں میں ذکر تھا یعنی اسلام باوجود طاقتور ہونے کے تنزل پاگیا۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کی ترقی کے متعلق

## بہت سی پیشگوئیوں

کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوگئیں جو اسلام کے تنزل کے متعلق تھیں۔ تو وہ پیشگوئیاں کیوں پوری نہیں ہوں گی جو اسلام کے دوبارہ غلبہ کے متعلق ہیں۔ جن سامانوں کو سو سال پیشتر خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر آج سے ۱۳۰۰ سال قبل کر دیا جس مایوسی کا تم آج دو سو سال قبل اندازہ بھی نہیں کر سکتے تھے آج سے ۱۳۰۰ سال قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ہوشیار کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ایک شخص رات کو مومن سوئے گا صبح کو کافر اٹھے گا۔ اور دن کو مومن ہوگا۔ لیکن رات کو کافر سوئے گا۔ خان فقیر محمد صاحب نے لکھا۔ کہ میں جوں جوں اس کتاب کو پڑھتا جاتا تھا۔ سارا نقشہ میرے سامنے آتا جاتا تھا اور میں نے سمجھ لیا کہ میری مایوسی غلط تھی۔ میری بیوی نے کہا اب تم آرام کرو۔ کہیں پاگل نہ ہو جانا۔ مگر میں نے کہا اب میں کتاب ختم کر کے سوؤں گا۔ اور ارادہ کر لیا کہ میں اس وقت تک سونے کے لئے اپنے بستر پر نہیں جاؤں گا جب تک کہ آپ کو اپنی بیعت کا خط نہ لکھ لوں۔ چنانچہ سونے سے پہلے میں آپکو یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میری بیعت کو قبول کیا جائے۔ غرض ضروری ہے کہ ہم اپنے مبلغین کو

### بڑی تعداد میں لٹریچر

مہیا کریں۔ اور اس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور میں نے بتایا ہے۔ کہ ہم مالی لحاظ سے کمزور ہونے کی وجہ سے نئے مبلغ نہیں بھیج سکتے۔ اسی طرح پرانے مبلغین کیلئے لائبریری کا انتظام بھی نہیں کر سکتے۔ یہ کام ہم نے نئے سرے سے کرنا ہے۔ ہر ملک میں کم از کم ایک ایک کتاب کے سو سو نسخے ہوں۔ تاکہ ایک وقت میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ آدمی ہماری کتب پڑھ رہا ہو۔ اگر ہم اس قسم کا انتظام کر لیں تو لازمی بات ہے۔ کہ سمجھدار سنجیدہ شریف اور

### خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے والے

لوگ آنے شروع ہو جائیں گے۔ اور یہ کام بغیر اس کے نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارا قربانی کا قدم ہمیشہ آگے رہے اگر ہم ایک جگہ پر ٹک جاتے ہیں تو ہماری وہی مثال ہوگی۔ جیسے ایک نوجوان کو پانچ چھ سال کے بچے کا لباس پہنا دیا جائے وہ لباس یا تو پھٹ جائیگا۔ اور وہ پہننے میں کامیاب بھی ہو جائے۔ تو ناف سے اوپر ہی رہے گا اور یہ بے جوڑ لباس نہ تمہیں اپنوں میں عزت دے سکتا ہے اور نہ غیروں میں عزت دے سکتا ہے اگر تم اپنوں اور بیگانوں میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا

### ایک ہی طریق ہے

اور وہ یہ ہے۔ کہ تم حوصلہ اور ہمت سے کام کرو۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کروگے تو خدا تعالیٰ تمہیں اور دیگا۔ پس میں دونوں دفتروں والوں سے کہتا ہوں کہ تم سب ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو دفتر دوم کے متعلق میں نے بتایا تھا۔ کہ اس کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ ان کا قدم پیچھے کی طرف جا رہا ہے۔ نوجوانوں کو تو بوڑھوں سے زیادہ تیز ہونا چاہیئے تھا اور ان کا قدم دلیری کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے تھا۔ اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے یا ایمان کے لحاظ سے کمزور بھی ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ بناوٹ سے ہی ساتھ چلتا چلا جائے۔

### رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جب عمرہ کے لئے مکہ تشریف لے گئے اور حدیبیہ کے مقام پر آپ کو روک لیا گیا۔ تو اس وقت آپ کے اور مشرکین مکہ کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا کہ مسلمان اگلے سال عمرہ کے لئے آجائیں۔ اس موقعہ پر مشرکین مکہ قریب کی پہاڑیوں پر چلے جائیں گے۔ چنانچہ اگلے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت عمرہ کے لئے آئے۔ وہ موسم ملیریا کا تھا۔ مدینہ سے مکہ آتے ہوئے رستہ میں ملیریا کا علاقہ تھا۔ اسلامی لشکر اس علاقہ سے گزرا تو اس کی اکثریت ملیریا کی وجہ سے بیمار ہوگئی۔ ملیریا نے مسلمانوں کی ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ ملیریا کی وجہ سے ہماری کمریں کبڑی ہو گئی تھیں۔ ہم اپنی کمریں سیدھی نہیں کر سکتے تھے۔ جب ہم طواف کرنے لگے تو مشرکین مکہ جبل ابو القبیس پر چلے گئے تھے۔ اور وہاں بیٹھ کر مسلمانوں کی حالت کو دیکھ رہے تھے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے رشتہ دار تھے معاہدہ کی وجہ سے وہ قریب آ کر تو مل نہیں سکتے تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ چلو دور سے ہی انکی شکلوں کو دیکھ لیا جائے۔

### اِدھر مسلمانوں کی یہ حالت تھی

کہ ملیریا کی وجہ سے انکی کمریں کبڑی ہو چکی تھیں اور ان کے قدم ڈگمگا رہے تھے۔ وہ صحابی کہتے ہیں میں طواف کرتے ہوئے کبڑا ہو کر چلتا تھا۔ لیکن جونہی جبل ابو قبیس کے سامنے آتا تھا۔ اپنی کمر سیدھی کر لیتا اور اکڑ کر چلنے لگتا۔ جب اس جگہ سے ہٹ جاتا۔ تو پھر کبڑا ہو کر چلنے لگتا۔ جب میں نے طواف ختم کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میرا نام لیکر پوچھا تم کیا کر رہے تھے۔ تم جونہی جبل ابو القبیس کے سامنے آتے تھے

### اکڑ کر چلنے لگتے تھے

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ملیریا نے ہماری ہڈیاں کھوکھلی کر دی ہیں۔ ہم سے سیدھی کمر کر کے چلا نہیں جاتا کافر ہماری حالت دیکھ رہے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ اگر میں نے طواف کرتے ہوئے کوئی کمزوری دکھلائی تو کافر خیال کریں گے کہ ملیریا کی وجہ سے مسلمانوں کی طاقت زائل ہو چکی ہے اور اب وہ ہمارا شکار ہیں۔ چنانچہ جب میں اُن کے سامنے سے گزرتا تھا۔ تو اپنی کمر سیدھی کر لیتا تھا اور اکڑ کر چلتا تھا۔ اور جب اس جگہ سے ہٹ جاتا۔ تو کبڑا ہو کر چلنے لگتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اکڑ کر چلنا خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ لیکن اس شخص کا اکڑ کر چلنا خدا تعالیٰ کو بہت ہی پیارا لگا ہے غرض بعض اوقات انسان اپنی کمزوری کی حالت میں بھی

### خدا تعالےٰ کا قرب

حاصل کر لیتا ہے۔ اگر تم قربانی کے لحاظ سے کمزور ہو یا مالی لحاظ سے کمزور ہو۔ یا سخاوت کے لحاظ سے کمزور ہو۔ تب بھی یہ دیکھکر کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کو تمہاری قربانی کی ضرورت ہے، تم بناوٹ کے طور پر اکڑ کر چلو۔ گو تم دلی طور پر اس قربانی پر ناخوش ہوگے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت ہے اسلئے تمہارا تبض سے قربانی کرنا جو بظاہر ایک گناہ ہے۔ تمہارے لئے نیکی سے بڑھکر ثواب کا موجب ہوگا۔ کیونکہ تم اس بات کی بنیاد رکھ رہے ہو کہ جو کام آج تم نے قبض سے کیا ہے آئندہ تم اُسے بشاشت سے کروگے کیونکہ

### ہر نیکی دوسری نیکی کا پیش خیمہ ہوتی ہے

جس کام سے نیکی کی توفیق نہ ملے۔ اس کے متعلق یہ سمجھ لو۔ کہ وہ درحقیقت نیک کام نہیں تھا۔ اسطرح ہر وہ کام جو بظاہر صحیح معلوم نہ ہو۔ اگر اس سے کسی نیکی کی توفیق مل جائے۔ تو وہ بھی ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ پس میں جماعت کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ وعدے لکھائیں اور پھر انہیں جلد پورا کریں۔ اسی طرح نئے نئے لوگوں کو تحریک کر کے اس تحریک میں شامل کریں۔ تمہارا چندہ ہر سال پہلے سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارا کام ہر سال بڑھے گا۔ جیسے ۵-۶ سال کے لڑکے کا لباس بڑی عمر والے آدمی کو پورا نہیں آتا۔ اسی طرح تمہاری اس سال کی قربانی اگلے سال کام نہیں آسکتی اللہ تعالیٰ تمہیں بڑھا رہا ہے۔ جس طرح ایک بچہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور اس کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ کہ وہ بڑھنے کو روک سکے اسی طرح تم پر بھی وہ دَور آیا ہوا ہے۔ قانونِ قدرت تمہیں بڑھا رہا ہے۔ پس

### تمہاری آج کی قربانی

کل کے کام نہیں آئے گی۔ کیونکہ تمہارا قدم لازماً آگے بڑھے گا۔ اور تمہیں اپنی قربانی بھی لازماً بڑھانی پڑیگی۔ اگر تم اپنی قربانی کو بڑھاتے نہیں تو تمہاری حالت مضحکہ خیز بن جائے گی۔ اگر چھ سال کے بچے کا لباس بڑی عمر والا پہن لے۔ تو کیا تم اس پر ہنسوگے یا نہیں۔ اگر تم یہ دیکھو کہ ۱۸ سال کا نوجوان جو کرکٹ کا کھلاڑی ہے وہ چوسنی منہ میں لئے پھر رہا ہے۔ تو تم اس پر ہنسوگے یا نہیں۔ اگر تم دیکھو کہ ایک ٹیم کا کپتان جھنجھنا بلانا شروع کر دیتا ہے، تو تم اس پر ہنسو گے یا نہیں۔ اگر تم کسی استاد کو دیکھو۔ کہ وہ گڑیا اٹھائے پھرتا ہے۔ تو تم اس پر ہنسوگے یا نہیں۔ اسی طرح اگر تمہیں دنیا دیکھے گی۔ کہ تمہارا کام خدا تعالیٰ نے بڑھا دیا ہے۔ لیکن قربانی تمہاری کل والی ہے۔ تو وہ تم پر ہنسے گی یا نہیں۔ تم اپنی حالت پر قیاس کرلو۔ کہ تم دوسروں کو بے جوڑ لباس پہنے دیکھکر ان کے متعلق کیا خیال کرتے ہو۔ پھر تمہارے متعلق دوسرے لوگ کیا خیال کریں گے۔ خدا تعالیٰ تمہارے متعلق کیا خیال رے گا۔ کیا تم دونوں کی نظروں میں بے جوڑ نہیں بن جاتے۔ اور پھر یہ زمانہ تو تمہارے بڑھنے اور ترقی کرنے کا ہے۔ جسمانی طور پر اگر جوانی کا زمانہ آتا ہے۔ تو لازماً اس کے بعد بڑھاپا آتا ہے۔ لیکن روحانی طور پر

### یہ زمانہ تمہارے لئے اس قدر مبارک ہے

کہ اگر تم یہ دعائیں کرتے رہو۔ کہ تم بوڑھے نہ ہو۔ تو تمہارا جوانی کا زمانہ ہمیشہ قائم رہے گا اگر جسمانی طور پر کوئی یہ کہے کہ میں جوان ہی رہوں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ بوڑھا نہ ہو اور جوانی کی عمر میں ہی مر جائے۔ لیکن اگر کسی قوم کے متعلق یہ کہا جائے۔ کہ وہ ہمیشہ جوان رہے تو اگر وہ کوئی کمزوری نہ دکھائے۔ تو وہ فی الواقع جوان ہی رہتی ہے۔ لیکن

### انسانی زندگی کے متعلق

یہ کہنا۔ کہ کوئی جوان ہی رہے بددعا بن جاتی ہے ایک دفعہ اسی قسم کا ذکر چھڑ گیا۔ تو میں نے بتایا کہ بلغاریہ کے لوگ بڑے تنومند اور مضبوط جسم والے ہوتے ہیں کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک قسم کی دہی تیار کرتے ہیں۔ اس دہی کا وہ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اسلئے وہ بڑے تنومند اور مضبوط ہوتے ہیں۔ پاس ہی ایک زمیندار دوست تھا۔ وہ بڑا خوش ہوا اور کہنے لگا۔ میرا بھی یہ تجربہ ہے۔ کہ جو شخص التزاماً دہی استعمال کرے وہ بوڑھا نہیں مرتا۔ اسپر دوسرے لوگوں نے اس سے مذاق کرنا شروع کر دیا کہ تمہارا یہ فقرہ کہنے کا کیا مطلب ہے۔

### اس کا تو یہ مطلب ہے

کہ دہی کھانے والے جوانی کی عمر ہی میں مر جاتے ہیں بوڑھا ہونے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ پس جسمانی زندگی میں ایک جوان کا بوڑھا ہونا ضروری ہے لیکن روحانی زندگی میں ضروری نہیں۔ کہ کوئی قوم بوڑھی ہو۔ اگر کوئی قوم قربانی کرے۔ اور اپنا معاملہ خدا تعالےٰ سے درست رکھے۔ تو اس پر ہمیشہ جوانی کی عمر رہتی ہے۔ بڑھاپا محض اس کی کمزوری کی وجہ سے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان اللہ لا یغیر ما بالقوم
حتیٰ یغیروا ما بانفسھم

کہ ہم جسمانی بڑھاپا تو ضرور لاتے ہیں۔ لیکن روحانی بڑھاپا کسی قوم پر صرف اس وقت لاتے ہیں جب وہ خود بڑھاپا چاہتی ہے۔ پس

### روحانی جوانی

کو تم سینکڑوں، لاکھوں بلکہ کروڑوں سال تک بھی قائم رکھ سکتے ہو۔ اور اس کا نمونہ موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اگلے جہان میں جو جنت ملے گی۔ اس میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر کوئی قوم روحانی طور پر جوان رہنا چاہتی ہے۔ تو اس پر بڑھاپا نہیں آتا۔ پس اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو۔ تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑے گی۔ اگر تمہیں ایسا کرتے ہوئے بشاشت محسوس نہیں ہوتی۔ تو تم خدا تعالےٰ کی خاطر بناوٹ کے طور پر ہی اپنی قربانی کو بڑھاؤ۔ اگر تم ایسا کروگے تو اگلے سال تمہیں سچے دل سے

### خدا کی خاطر قربانی

کرنے کی توفیق مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔ کہ تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تا اس ترقی کے ساتھ ساتھ جو خدا تعالیٰ تمہیں دے رہا ہے۔ تم خدا تعالیٰ اور دنیا کی نظروں میں فیل نہ ہو۔ تمہاری قربانی ہر روز بڑھتی چلی جائے۔ تاکہ تم اپنی ذمہ داریوں کی گاڑی کو برابر کھینچ سکو۔

## مذہبی کتب

اردو۔ عربی اور انگریزی زبانوں میں

خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں۔

اورئینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار۔ ربوہ


نظر و نقد

# حیاتِ بشیر

کتابی سائز کے پانچ سو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ خوبصورت اور خوب سیرت کتاب ۔ شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ متعین لاہور نے کافی محنت اور دیدہ ریزی کے ساتھ تالیف کی ہے۔ کتاب عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور مضبوط جلدبندی کی گئی ہے۔

اس ضخیم کتاب کو دس بابوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر باب میں مختلف عنوانات کے ماتحت مفید معلومات کا ذخیرہ جو سیدنا حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اور سیرت پر روشنی ڈالتا ہے۔ جمع کر دیا گیا ہے ابواب کے مندرجہ ذیل ناموں سے اس کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ پہلے باب میں موصوف کی ولادت سے لے کر وفات تک کے سوانح حیات مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم و مغفور کی قلم سے بیان کردہ ہیں جو الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ دراصل موصوف کی حیات طیبہ کے واقعات کا مختصر سا خاکہ ہے اور اس کو پڑھنے سے آپ کی زندگی کا پورا نقشہ دل میں آجاتا ہے۔ یہ باب ۱۵۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور کتاب کا اہم ترین حصہ سمجھا جا سکتا ہے۔ دوسرے باب میں موصوف کے اوصاف حمیدہ کے متعلق واقعات بیان کئے گئے ہیں اور یہ باب ۱۵۸ سے ۱۷۴ صفحہ تک چلا جاتا ہے۔ تیسرے باب میں وہ واقعات درج ہیں جن سے موصوف کی اطاعت امام اور دیگر مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔ چوتھے باب میں موصوف کے خطوط و پیغامات شامل ہیں جو مختلف اوقات پر موصوف نے تحریر کئے اور جلسوں میں ارسال کئے۔ پانچویں باب میں آپ کی اس سیرت کے متعلق واقعات درج کئے گئے ہیں جو احباب کو مشورہ دینے پر مشتمل ہے۔ چھٹے باب میں آپ کی علمی خدمات کی تفصیل دی گئی ہے۔ ساتویں باب میں آپ کی علالت اور وفات کا ذکر ہے۔ آٹھویں باب میں ان شعراء کا کلام جمع کیا گیا ہے جنہوں نے آپ کی وفات پر نظمیں لکھیں۔ نانویں باب میں آپ کے رقم کردہ مضامین کی فہرست ہے جو سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہوئے یا ٹریکٹوں کی صورت میں چھپے گئے۔ دسویں باب میں آپ کی تحریر کا نمونہ اور بعض دوسری باتیں ہیں۔ الغرض یہ ایک ضخیم مجموعہ ہے جس میں مؤلف نے موصوف کے متعلق ہر قسم کے واقعات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ہم اس کو کوزہ میں دریا بند کرنے کے مترادف ہی قرار دیتے ہیں۔ بہرحال یہ کتاب نہایت قیمتی ہے۔ آٹھ روپیہ میں مصنف سے مل سکتی ہے۔

## ضروری اطلاع

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہوں۔ الفضل میں کسی غلط فہمی کی بناء پر میری علالت کا اعلان شائع ہو گیا تھا۔ البتہ میری اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ بیمار رہی ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار۔ اسلم حیات خاں سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)


## نصرت رائٹنگ پیڈ

جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہ

کا بلاک پرنٹ شدہ ہے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس۔ ربوہ



## علاج بذریعہ بجلی

کرنے اور ہومیو الکیسری نسخے حاصل کرنے کیلئے معہ میڈیکا گائیڈ معہ سند رکنیت ۲/۶ ٹکٹ بھیج کر طلب کیجئے۔

ایچ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) ضلع گجرات


ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں۔ (مینیجر)


## قاعدہ یسرنا القرآن

وقف بنام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ بابرکت قاعدہ حضرت پیر منظور احمد صاحب کی تصنیف ہے اس کے پڑھنے سے چند ماہ میں صحیح قرآن مجید آجاتا ہے۔ ہدیہ قاعدہ مکمل ۶۲ پیسے خورد ۲۵ پیسے۔ چالیس جواہر پارے مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ہدیہ کاغذ سفید ۵۰، عام کاغذ ۴۰۔ علاوہ ازیں سیپارے بطرز یسرنا القرآن اول تا دہم طلب فرمائیں۔ ہدیہ ۴۰

مکتبہ یسرنا القرآن۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ



ہمیشہ

اپنی

## طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے (جنرل مینیجر)



ہر قسم کا چمڑا۔ کینوس کے ٹرنک۔ سوٹ کیس۔ ہولڈال۔ ہینڈ بیگ سامان سیڈلری۔ سفری ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔

ایم الٰہی بخش جیین بخش سیڈلرز

۱۳۱۔ انارکلی۔ لاہور



خوشبودار — ھو الشافی — خوش مزا

## تریاق جگر

نظام ہضم کی درستی اور طاقت کیلئے نہایت زود اثر دوا۔ جگر اور طحال ٹھیک ہو کر پورا کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ خون کی افزائش بڑھ جاتی ہے۔ معدہ کو طاقت آتی ہے۔ تبخیر نہیں ہوتی بدہضمی۔ نفخ۔ درد معدہ۔ رفع ہو جاتے ہیں۔ انتڑیوں کا عمل صحیح ہو جاتا ہے۔ کراکر ریاح۔ درد۔ دائمی قبض دور ہو جاتی ہے۔ غذا بدن کو پورا فائدہ پہنچاتی ہے۔ چہرہ روشن اور سیاہیوں کر صاف ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے .. ۵ روپے

بہتر تشخیص کے لئے حقیقت لکھ کر مشورہ مفت حاصل کریں۔

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی۔ آئی پرائمری سکول ربوہ



جملہ حقوق محفوظ

مایوس العلاج

## مریضوں کے لئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلعم نے فرمایا ہے لکل داءٍ دواءٌ یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسا تکلیف دہ مرض ہو اس کو علاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس مرض کا صحیح علاج تلاش کرنا چاہیئے۔ بفضل ایزدی ہمارے ہاں مندرجہ ذیل خاص الخاص دوائیں مل سکتی ہیں اگر آپ حاجتمند ہوں تو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| دوائے نزلہ | ۲/- | دوائے سنگرہنی | ۳/- |
| دوائے موتیابند ابتدائی | ۱۵/- | دوائے خرابی جگر | ۳/- |
| دوائے کمزوری نظر | ۳/- | دوائے تلی | ۳/- |
| دوائے بہرہ پن | ۴/- | دوائے پتھری | ۸/- |
| دوائے پائیوریا | ۲/- | دوائے ذیابیطس | ۹/- |
| دوائے دمہ | ۳/- | دوائے درد ریح | ۳/- |
| دوائے سل | ۹/- | دوائے خارش | ۳/- |
| دوائے ضعف قلب | ۱۰/- | دوائے تپدق | ۹/- |
| دوائے قبض دائمی | ۲/- | دوائے کمی خون | ۴/- |
| دوائے بواسیر | ۳/- | دوائے مرض مخصوصہ | ۱۰/- |

نوٹ: ہر فرمائش کیساتھ اپنے خیالات بھی لکھیں۔

حکیم مخدوم الطاف احمد۔ اکمل الطب و الجراحت دواخانہ فضل میانی کے گوجرانوالہ



ہمارے ہاں

## ہر قسم کا چمڑا اور شومیٹریل

بازار سے بارعایت مل سکتا ہے

آزمائش شرط ہے

شیخ محمد یوسف اینڈ سنز نزد احمدیہ مسجد لائل پور



ہمدرد نسواں (ٹھرکی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱ روپیہ ۱۹

## خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے جاؤ (المصلح الموعود)

# پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

## اب

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے کرم فرماؤں کے لئے گوجرانوالہ کے علاوہ لاہور اور لائلپور کے لئے اعلیٰ عمدہ اور نئی بسیں چلا رہی ہے احباب با اخلاق عملہ کی خدمات اور اعلیٰ سروس سے فائدہ اٹھائیں اور کمپنی کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ ٹائم ٹیبل حسب ذیل ہے:۔

| | از سرگودہا برائے لاہور | از لاہور برائے سرگودہا | از سرگودہا برائے گوجرانوالہ | از گوجرانوالہ برائے سرگودہا |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱۵-۴ بجے صبح | ۳۰-۷ بجے صبح | ۰۰-۴ بجے صبح | ۳۰-۸ بجے صبح |
| ۲ | ۴۵-۵ ″ | ۱۵-۱۱ قبل دوپہر | ۳۰-۸ بجے صبح | ۳۰-۱ بعد دوپہر |
| ۳ | ۴۵-۶ ″ | ۳۰-۱۲ بعد دوپہر | ۳۰-۱ بعد دوپہر | ۰۰-۶ شام |
| ۴ | ۴۵-۲ بعد دوپہر | ۴۵-۱ ″ | — | — |

| | از لاہور برائے لائل پور | از لائل پور برائے لاہور |
|---|---|---|
| ۱ | ۳۰-۷ بجے صبح | ۰۰-۹ بجے صبح |
| ۲ | ۳۰-۱ بعد دوپہر | ۰۰-۲ ″ |

**چوہدری محمد نواز منیجنگ ڈائریکٹر**
**پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ**

## تریاق اٹھرا (اٹھرا کی کامیاب دوا) خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس پندرہ روپے

## عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ چیڑ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔
ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

**گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸**
**سٹار ٹمبر سٹور ۹ فیروز پور روڈ۔ لاہور۔ لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون ۳۸۰۸**

## حج بیت اللہ شریف

جو احباب حج کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ کتاب حج بیت اللہ شریف کا مطالعہ کر کے تشریف لے جاویں تو ان کو حج کرنے میں آسانی ہوگی!

قیمت عہ/ چار روپے۔ ملنے کا پتہ:۔
**ایران ٹریڈ سنٹر۔ کھوڑی گارڈن کراچی نمبر ۲۔**

## تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی مجھے اس کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ لگے تین چار ٹن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گڈھ احمدیہ ضلع تھر پارکر سندھ مجھے ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرماویں پھر سید ظہیم صاحب الہندی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۱۲ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو کہ ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر ہو یا باہر کا نہ دیتا ہے زخم۔ خارش دھند گیر۔ گونہ تری کی روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت ۵/ روپے فی تولہ۔ نوٹ:۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہدولہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں!

المشتہر مرزا احمد شریف بیگ منیجر تریاق چشم۔ حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ۔ ضلع جھنگ۔

## کثیر الشفا صدری

سر۔ گلا۔ اور پھیپھڑوں کی بہت سی بیماریوں کے لئے اکسیر نزلہ۔ زکام خواہ کتنا پرانا اور بگڑا ہوا ہو یا سر درد اور سیل پڑتے ہوں۔ گلے کی خرابی نہ جاتی ہو۔ کھانسی اور کبھی ساتھ بخار کی شکایت ہو جاتی ہو۔ یا ٹی بی کا شک پڑتا ہو تو اس کو استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ ضیق اور دمہ کو بھی بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک ماہ کی دوائی ۶۲/۷۵ روپے
نیز تشخیص کے لئے حقیقت لکھ کر مشورہ مفت حاصل کریں۔

**احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ**

## انگزینا

### ایک حیرت انگیز دوا

جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

- ★ یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں۔
- ★ نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد۔ نفخ، قبض تبخیر معدہ اور باد گولہ کو دور کرتی ہیں۔
- ★ ریحی عصبی عضلاتی اور مفاصل کی درد اور جسم کی عام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔
- ★ سستی اور کمزوری دور کر کے توانائی پیدا کرتی ہیں
- ★ موسم سرما میں اس کا باقاعدہ استعمال سردی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے بوڑھوں کے لئے تو نعمت خداوندی ہے قیمت ۲ روپے

**خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ**


الفضل میں اشتہار
دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

# اسلام میں جس قدر احکام دیئے گئے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہے

## یہ اسلامی شریعت کی باقی شریعتوں پر ایک امتیازی فوقیت ہے، نماز کی ایک لطیف حکمت

قرآن مجید میں صرف نماز پڑھنے کا حکم ہی نہیں دیا گیا۔ بلکہ کئی مقامات پر اس حکم کی غرض اور حکمت بھی بتا دی گئی ہے تاکہ ہر نماز پڑھنے والا بشاشت کے ساتھ اس پر عمل کر سکے۔ ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک قیمتی مضمون کا اقتباس درج کیا جاتا ہے جس میں نماز کی حکمتوں میں سے ایک لطیف حکمت بیان کی گئی ہے:۔

"اسلام میں جس قدر احکام دیئے گئے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔ کوئی نہ کوئی غرض ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ احکام دیئے گئے ہیں۔ کوئی حکم نہیں دیا گیا مگر اسی صورت میں کہ اس کا فائدہ بنی نوع انسان کو پہنچ سکتا تھا اور کسی بات سے نہیں روکا گیا مگر اسی صورت میں کہ اس کا نقصان بنی نوع انسان کو پہنچ سکتا تھا اور یہ اسلامی شریعت کی باقی شریعتوں پر ایک امتیازی فوقیت ہے۔ باقی شریعتوں کے احکام کسی حکمت اور فلسفہ کے ماتحت نہیں مگر اسلام نے کوئی حکم بھی ایسا نہیں دیا جس میں کوئی حکمت اور غرض مدنظر نہ ہو۔ مثلاً نماز کو ہی لے لو، اللہ تعالیٰ نے اگر ایک طرف ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس نے نماز کا فائدہ بھی بیان کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (سورۃ عنکبوت ع ۵) نماز انسان کو بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ نماز میں ایسی تعلیمیں دی گئی ہیں اور ایسے اعلیٰ اور ایسے بلند مقاصد انسان کے سامنے رکھے گئے ہیں کہ اگر انسان صحیح طور پر نماز پڑھے تو یقیناً وہ فحشاء اور منکر سے بچ جائے گا۔ فحشاء کے معنے ہوتے ہیں ہر وہ غلطی جو بہت ہی معیوب ہو اور جس کا عیب اتنا ظاہر ہو کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگ جائیں اور کہنے لگیں کہ دیکھو یہ کتنی بری حرکت ہے اور منکر کے معنے ہوتے ہیں ہر ایسا قول یا فعل جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ یہ نماز کا فائدہ ہے جو قرآن کریم نے بیان کیا۔ اب اگر ہم اور احکام کو جانے دیں اور صرف اسی حکم پر غور کریں تو اس حکم میں بھی اسلام کی فضیلت نہایت نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے اور ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ واقعہ میں اگر کوئی شخص سچے دل سے نمازیں پڑھے تو وہ فحشاء اور منکر سے بچ جائے گا۔ ہر مسلمان دن رات میں پانچ نمازیں پڑھتا ہے اور ہر نماز میں کچھ فرض ہوتے ہیں اور کچھ سنتیں ہوتی ہیں اور کچھ نوافل ہوتے ہیں اور پھر تہجد اور اشراق وغیرہ کی بھی نمازیں ہیں۔ ان سب نمازوں میں وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے اور نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی اے خدا۔ میری زندگی میں بعض کام بڑے ہوں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو پسندیدہ ہوں گے۔ اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے مطابق ہوں گے۔ اور بعض ہوں گے جو ناپسندیدہ ہوں گے اور اخلاقی معیار سے گرے ہوئے ہوں گے۔ الٰہی میری دعا تجھ سے یہ ہے کہ تو ہمیشہ میرا قدم ایسے راستہ پر رکھیو جو صراط مستقیم پر ہو۔ جس پر چلنے کے نتیجہ میں کسی قسم کا ظلم نہ ہو۔ کسی قسم کی تعدی نہ ہو، کسی قسم کی بے حیائی نہ ہو اور جس پر چل کر میں ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ ہوں۔ اب جو شخص دن رات اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا رہے گا اور دعا بھی سچے دل سے کرے گا۔ وہ برائیوں اور گناہوں میں ملوث ہی کس طرح ہو سکتا ہے اگر اس کے سامنے شہوات کا سوال آئے گا تو فوراً اس کے دل میں خیال پیدا ہوگا کہ میں سیدھے راستے پر چلوں یعنی شہوات کو پورا کرنے کے جو حلال طریق اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں ان کو اختیار کروں، ناجائز اور حرام راستہ اختیار نہ کروں۔ کھانے پینے کا سوال آئے گا تو فوراً اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آ جائیگا کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا (اعراف ع ۳) یعنی کھاؤ اور پیو مگر اسراف سے کام نہ لو۔ معاملات کی طرف آئے گا تو فوراً اس کے سامنے یہ بات آ جائے گی کہ میں نے دھوکہ بازی نہیں کرنی۔ دغا اور فریب سے کام نہیں لینا کیونکہ ایسا کرنا ظلم کی بات ہے۔ غرض جو شخص یہ سمجھ کر دعا کرے گا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں تمسخر نہیں کر رہا۔ ہنسی نہیں کر رہا۔ وہ کھانے پینے کے معاملات میں دوستوں کے تعلقات میں بیوی بچوں سے سلوک کرنے میں بشریت کے حقوق اور فرائض ادا کرنے میں غیر ممالک اور اقوام سے تعلقات رکھنے میں ہمیشہ یہ غور کرتا رہے گا کہ میں وہ راستہ اختیار کروں جو سیدھا ہے اور جس میں کسی قسم کی کجی نہیں پائی جاتی۔ آخر جو شخص خدا سے کچھ مانگے گا وہ خود اس کے مطابق عمل کرنے کے لئے کیوں تیار نہیں ہوگا۔ کیا کوئی شخص کبھی یہ دعا کیا کرتا ہے کہ یا اللہ مجھے ہیضہ ہو جائے، وہ کیوں یہ دعا نہیں کرتا اس لئے کہ وہ ہیضہ کو برا سمجھتا ہے اگر وہ اچھا سمجھتا تو اللہ تعالیٰ سے ضرور مانگتا پس وہی چیز انسان اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے جسے وہ اپنے لئے اچھا سمجھتا ہے اور جب وہ کسی چیز کو اچھا سمجھے گا تو لازماً اس کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرے گا۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم جزو اول)

## جامعہ نصرت کی طالبات نے یونیورسٹی کی والی بال کی چیمپئن شپ بھی جیت لی

یہ خبر قارئین کرام کے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہوگی کہ جامعہ نصرت کی طالبات نے ثانوی بورڈ کے علاوہ یونیورسٹی کے والی بال ٹورنامنٹ میں بھی چیمپئن شپ جیت کر ٹرافی حاصل کی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

امسال یونیورسٹی کا والی بال ٹورنامنٹ لاہور میں منعقد ہوا۔ سیمی فائنل میں جامعہ نصرت کی ٹیم نے کنیرڈ کالج لاہور کے مقابلے میں دونوں گیم یکے بعد دیگرے جیت لئے۔ ۳۱ اکتوبر کو فائنل میچ کھیلا گیا جامعہ نصرت ربوہ کی ٹیم گجرات کالج کی ٹیم کے مقابلہ میں کھیلی اور میدان جامعہ نصرت کی طالبات کے ہاتھ رہا۔ پہلا گیم جامعہ نصرت نے جیتا دوسرے گیم میں گجرات کی ٹیم نے جامعہ نصرت کی ٹیم کو شکست دیدی۔ لیکن تیسرے گیم میں جامعہ نصرت کی طالبات نے ایک دفعہ پھر نسبتاً زیادہ خود اعتمادی سے انتہائی شاندار کھیل کا مظاہرہ کر کے ٹرافی جیت لی۔

اس طرح امسال بیک وقت ثانوی بورڈ اور یونیورسٹی کی والی بال کی ٹرافیاں حاصل کرنے کا اعزاز جامعہ نصرت کی طالبات نے حاصل کیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جامعہ نصرت کی بیش از بیش ترقیات کے لئے دعاگو رہیں

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین) ربوہ

## جامعہ نصرت کی سالانہ نمائش

۵ر نومبر بروز جمعرات جامعہ نصرت کی سالانہ نمائش منعقد کی جا رہی ہے صبح ساڑھے آٹھ بجے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اس کا افتتاح فرمائیں گی۔ اس نمائش میں بچوں کے فراک۔ میز پوش اور دستکاری کی دیگر اشیاء موجود ہوں گی۔ علاوہ ازیں اشیائے خوردنی کے سٹال بھی متعدد اور متنوع ہوں گے۔ ربوہ کی تمام مستورات سے درخواست ہے کہ ضرور تشریف لا کر کالج کی طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائیں

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ)

**نمایاں کامیابی:۔** مکرم عبدالرحیم صاحب چیمہ وکالت مال تحریک جدید کے فرزند عبدالمجید صاحب چیمہ نے ایم ایس سی (زوآلوجی) کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کر کے یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین (شیخ نذیر احمد مبشر ربوہ)

## اخبار احمدیہ

مکرم سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) میں بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب لقا پوری کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم صوفی مبارک احمد صاحب حسن کا پچھلے دنوں اپریشن ہوا تھا کی حالت بہت تشویشناک ہے احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم احسان اللہ صاحب سکدر نے نرائن گنج (مشرقی پاکستان) سے اطلاع دی ہے کہ ان کے بھائی حبیب اللہ صاحب شدید بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کریں۔

کیپٹن نواب دین صاحب جو دفتر وقف جدید میں اکونٹنٹ تھے اس خدمت سے فارغ کر دیئے گئے ہیں بعض دوست لاعلمی میں اکاؤنٹنٹ وقف جدید سے خط و کتابت کرتے وقت ان کا نام لکھ دیتے ہیں جس سے ڈاک ضائع ہونے کا احتمال ہے اس لئے دوست متنبہ رہیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

مورخہ ۲۵/۱۱/۶۴ کو حسب سابق ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ بھرتی ہونے والے صاحبان اپنے ہمراہ تعلیمی سرٹیفکیٹ اور سرپرست کو لیتے آویں۔ مجھ سے مل کر تفصیلات دریافت کریں۔

(کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)